بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۶ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ ۵ امان ۱۳۵۸ہش ۵ مارچ ۱۹۷۹ء | نمبر ۵۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ مارچ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ

کئی جماعتوں کی خواہش ہے کہ وہ جو رقوم ۱۰ مارچ ۱۹۷۹ء تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا دیں انہیں پانچویں مرحلہ میں شمار کرنے کی حضور منظوری فرما دیں تاکہ جو دوست شروع مہینہ میں پچھلے ماہ کی رقوم دیتے ہیں وہ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔

حضور نے اسے منظور فرما لیا ہے۔ تمام امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اِس منظوری سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اجلاس سٹینڈنگ فنانس کمیٹی

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا اجلاس ۹ مارچ ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک ۹ بجے صبح مکرم ناظر صاحب بیت المال خرچ کے دفتر میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

ممبران کرام سے درخواست ہے کہ وقتِ مقررہ پر تشریف لا کر اجلاس میں شمولیت فرمادیں۔

(سیکرٹری سٹینڈنگ فنانس کمیٹی)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

نائیجیریا میں جماعتِ احمدیہ کے زیرِ اہتمام دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم قرآنِ مجید کی ساتویں کامیاب نمائش

قائم مقام اسٹیٹ ایڈمنسٹریٹر کے علاوہ اعلیٰ فوجی حکام، مقامی چیفس، اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی کے نمائندگان کی شرکت

محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا تحریر فرماتے ہیں کہ :-

امسال جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے زیرِ اہتمام قرآنِ مجید کے تراجم اور خطاطی کے نمونوں کی معلوماتی اور دلچسپ ساتویں نمائش کراس ریور سٹیٹ (C.R. STATE) کے دارالحکومت کالابار میں ۸ سے ۱۰ فروری تک انعقاد پذیر ہوئی۔ اِس علاقہ میں جو عیسائیوں اور بدمذہب لوگوں کی اکثریت پر مشتمل ہے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ ایسے موثر اور اچھے انداز میں تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ قرآن مجید کی صورت پیدا ہوئی۔

جائے نمائش کو جو کالابار کی سنٹرل مسجد سے ملحقہ وسیع ہال میں منعقد ہوئی تھی بہت خوبصورت طور پر آراستہ کیا گیا تھا۔ دیواروں پر قرآنِ مجید کی تعلیمات اور پیشگوئیاں نمایاں طور پر آویزاں تھیں جو زائرین کے لئے انتہائی دلکشی کا باعث ہوئیں اور ان کے متعلق سوالات کے جوابات مزید تشفّی کا باعث ہوئے۔

قرآنِ مجید کی نمائش کا افتتاح سٹیٹ کے ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے مکرم میجر عبدالعزیز علی صاحب نے کیا اور آپ نے ان کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا۔ پیغام میں قرآن مجید کی نمائش کی بابرکت تقریب کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا گیا تھا اور نائیجیریا فیڈریشن کے مختلف علاقوں میں خاص طور پر تعلیمی اور طبّی میدانوں میں جماعتِ احمدیہ کی خدمات کو سراہا گیا۔ افتتاحی تقریب میں ملٹری کے افسران کے علاوہ مقامی چیفس اور معززین نے شرکت کی۔ اسی طرح پریس، ریڈیو اور ٹی وی کے نمائندوں نے بھی شرکت کی جو اپنی نوعیّت کی منفرد نمائش کو دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے۔

نمائش کے آخری روز سٹیٹ کے قائمقام ایڈمنسٹریٹر مکرم کرنل علی صاحب کو جنہیں ایک روز قبل خاکسار نے گورنمنٹ ہاؤس میں ملاقات کر کے قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب پیش کی تھیں نمائش کے لئے مدعو کیا تھا چنانچہ وہ تشریف لائے اور پورے ذوق و شوق اور انہماک سے نمائش کو دیکھا اور تراجم قرآنِ مجید کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کے عظیم کام کو دیکھ کر بہت مسرّت کا اظہار کیا۔

نمائش کی اختتامی تقریب میں خاکسار نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شہرہ آفاق کتاب منن الرحمٰن کے انگریزی ترجمہ کو (جو حال ہی میں نمائش کے موقع پر خصوصی طور پر جماعت نے شائع کیا تھا) حاضرین سے متعارف کرایا اور اسکی وسیع اشاعت کے لئے تحریک کی۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ قرآنِ مجید کی نمائش میں ایک سیکشن قرآن مجید کی زبان عربی کے اُمّ الالسنہ ہونے سے متعلق تھا۔ اہلِ علم حضرات کے لئے یہ حصہ کافی دلچسپی کا باعث ہوا چونکہ حضور کی کتاب منن الرحمٰن بنیادی اور غیر معمولی اہمیّت کی حامل ہے اسلئے اسکی اشاعت بہت مفید اور دور رس نتائج کا باعث ہوگی۔ انشاء اللہ

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ
۵ امان ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کے علمی تفوق اور غلبہ کی پیشگوئی اور اس کا مہتم بالشان ظہور

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے وہ زمانہ مغربی علوم کی ترویج اور بالخصوص سائنسی انکشافات کا زمانہ تھا۔ چونکہ مروجہ عیسائیت کی تعلیم اور نظریات سراسر خلاف عقل تھے اور سائنسی انکشافات سے یکسر متضاد واقع ہوئے تھے اس لئے اُس زمانہ میں سائنس اور مذہب کو باہم متضاد اور ایک دوسرے کے مخالف خیال کیا جاتا تھا۔ مذہب اور سائنس اُس زمانہ میں ایک دوسرے کے خلاف صف آراء تھے حتیٰ کہ مسلمان علماء بھی سائنس کی تعلیم اور نظریات کو اسلام کے خلاف تصور کرتے تھے اور اس تعلیم کے حصول کے مخالف تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بحث کو ایک انقلاب انگیز نظریہ پیش کر کے ہمیشہ کے لئے ختم فرما دیا اور وہ یہ کہ قرآن خدا تعالیٰ کا قول ہے اور مظاہر قدرت اور ان کا محکم و ابلغ نظام خدا تعالیٰ کا فعل ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے قول اور فعل یعنی شریعت حقّہ اور حقیقی سائنس میں تضاد ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر تضاد نظر آئے تو لازمی طور پر سائنسی تحقیق غلطی پر ہوگی اور اسے بالآخر شریعت حقّہ کی تصدیق کرتے ہی بنے گی۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ سائنس قرآنی تعلیم اور اصول کو جھٹلانے میں کامیاب ہو سکے۔ اس ضمن میں آپ نے علی الخصوص قرآن مجید کی اس آیت کو بڑی شدّ و مدّ کے ساتھ پیش فرمایا کہ:-

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ (الجاثیہ آیت ۱۴)

ترجمہ:- جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب کا سب اُس نے تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے۔ اس میں فکر کرنے والی قوم کے لئے بڑے نشان ہیں۔

اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے آپ نے واضح فرمایا کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے سائنسی تحقیقات سے اُن میں سے ہر چیز کے جو بھی خواص ثابت ہوں گے اور کائنات کے محکم و ابلغ نظام کے جس پہلو کا بھی انکشاف ہوگا اُس سے قرآن مجید کی اس صداقت کی ہی تصدیق ہوگی کہ سارے کارخانہ عالم کو اللہ تعالیٰ نے نوع انسان کی خدمت میں لگایا ہوا ہے اور انسان کو اس کائنات کی ہر چیز سے فائدہ پہنچ رہا ہے اس لئے اسلام اور سائنس میں تضاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اوائل مئی ۱۹۰۸ء میں انگلستان کا ایک ماہر طبیعیات اور ہیئت دان پروفیسر ریگ بمقام لاہور حضور علیہ السلام سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور اس نے مذہب اور سائنس کے مزعومہ تضاد سے متعلق کچھ سوال کرنا چاہے تو حضورؑ نے اسے اجازت دی کہ وہ جو چاہے سوال کرے۔ حضورؑ نے اس کے سوالوں کے ایسے مسکت جواب دیئے کہ وہ دنگ ہوئے بغیر نہ رہا مثال کے طور پر اس نے ایک سوال یہ کیا کہ بعض سائنسدانوں کا یہ خیال ہے کہ چاند زمین میں موجود زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے اور یہ کہ مشتری کا تعلق عقل سے ہے اور یہ عقل پر اثر ڈالتا ہے اس بارہ میں آپ کیا اعتقاد رکھتے ہیں؟ اس کے جواب میں حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"چاند، سورج اور ستّاروں کی تاثیرات کے ہم قائل ہیں۔ ان سے انسان فائدہ اُٹھاتا ہے۔ بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے اُس وقت بھی ان کی تاثیرات کا اثر بچہ پر ہوتا ہے۔ یہ امر شریعت کے خلاف نہیں۔ اسی واسطے ہمیں ان کے ماننے میں انکار نہیں۔ نباتات میں چاند کی روشنی کا اثر بیّن طور سے ظاہر ہے۔ چاند کی روشنی سے پھل موٹے ہوتے ہیں، ان میں شیرینی پیدا ہوتی ہے اور بعض اوقات لوگوں نے اناروں سے چٹخنے کی آواز تک سُنی ہے جو چاند کی روشنی کے اثر سے پھوٹتے ہیں۔ اس سے زیادہ جو حصہ پیچیدہ اور ثابت شدہ نہیں اس کے ماننے کے واسطے ہم تیار نہیں ہیں۔ قرآن شریف میں صاف بیان کیا گیا ہے کہ چاند، سورج اور تمام ستّارے انسان کے خادم اور مفید مطلب ہیں اور ان میں انسانی فوائد مرکوز ہیں۔ پس ہم اس بات کے ماننے میں کوئی حرج نہیں پاتے کہ جس طرح نباتات سے ہمیں فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح ان تمام ستّاروں سے بھی ہم فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ عقل کا مشتری سے تعلق ہے تو اس کے ماننے کے واسطے بھی ہم تیار ہیں۔"
(ملفوظات جلد دہم ص ۴۳۵)

قرآنی تعلیم کے عین مطابق یہ بصیرت افروز جواب پروفیسر مذکور کی توقعات کے بالکل خلاف تھا۔ وہ یہ جواب سُن کر ازحد متحیّر ہوا اور اُس نے عرض کیا کہ "میں تو خیال کرتا تھا کہ سائنس اور مذہب میں بڑا تضاد ہے جیسا کہ عام طور پر علماء میں مانا گیا ہے۔ مگر آپ نے تو اس تضاد کو بالکل اُٹھا دیا ہے۔" اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"یہی تو ہمارا کام ہے اور یہی تو ہم ثابت کر رہے ہیں کہ سائنس اور مذہب میں بالکل اختلاف نہیں بلکہ مذہب بالکل سائنس کے مطابق ہے اور سائنس خواہ کتنی ہی عروج پکڑ جاوے وہ قرآن کی تعلیم اور اصول کو ہرگز ہرگز نہیں جھٹلا سکے گی۔"
(ایضاً)

پروفیسر ریگ نے مسئلہ ارتقاء اور متعدد دیگر سائنسی امور سے متعلق اور بھی بہت سے سوال کئے اور حضورؑ نے اُن کے ایسے شافی جواب دیئے اور بالخصوص ڈارون کے مسئلہ ارتقاء کی غلطیاں ایسے مدلّل طریق پر واضح فرمائیں اور اس کے بالمقابل اسلامی نظریۂ ارتقاء پر ایسے مؤثر انداز میں روشنی ڈالی کہ پروفیسر مذکور ازحد متاثر ہوا اور اُس کے افکار میں ایسا انقلاب آیا کہ بعدازاں اس نے اپنے لیکچروں میں خود ڈارون کے نظریۂ ارتقاء کی تردید کی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الحکم ۶ رجون ۱۹۰۸ء و بدر ۱۸ رجون ۱۹۰۸ء)

الغرض سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آپ نے ابتدائے آفرینش، کائنات کے محکم و ابلغ نظام اور اس کی علّتِ غائی سے متعلق قرآنی تعلیمات اور نظریات کو ایسے حکیمانہ انداز میں پیش کیا جس سے مذہب اور سائنس کا تضاد اور ان دونوں کے مابین آویزش کی فضا کالعدم ہو کر رہ گئی اور بعض مغربی محققوں کو اسلام کی فضیلت کا اقرار کرتے ہی بنی۔ آپ نے اس ضمن میں اسلام کے علمی تفوّق اور غلبہ کی نہایت پُرشوکت الفاظ میں پیشگوئی بھی فرمائی تھی جو روز بروز پوری ہوتی چلی گئی اور مسلسل ہوتی چلی آ رہی ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اعلان فرمایا تھا:-

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بیدل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت میں اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلّت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں، کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار اُن کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رُو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔"
(آئینہ کمالاتِ اسلام حاشیہ ص ۲۵۴، ۲۵۵
مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

حقیقتِ کفّارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل ربوہ)

(۳)

۴۔ دوسروں کا مال بغیر اجازت مالک کھا لینے کے متعلق یسوع مسیح کے موقف کی وضاحت ان کے حواریوں کا سبت کے روز اغیار کے کھیتوں سے سٹے توڑ لینے کا واقعہ کرتا ہے جس میں ایسا کرنے پر اعتراض کرنیوالوں کو ہی وعظ و نصیحت کردی۔ (متی باب ۱۲ و مرقس ۲/۲۳ ولوقا باب ۷)

۵۔ یسوع مسیح کے نسب نامہ میں تین فاحشہ عورتوں کا ذکر موجود ہے۔ اور بائیبل کی رو سے اس کے متعلق خدائی وعید یہ ہے۔

"حرامی بچہ خداوند کی جماعت
میں داخل نہ ہو، اس کی دسویں
پشت تک وہ خداوند کی جماعت
میں شامل حال نہ ہو۔" (استثناء ۲۳/۲)

۶۔ فاحشہ عورتوں کی ناجائز کمائی کے استعمال کا اپنے عمل سے جواز ثابت کر دینا (لوقا ۷/۳۷ یوحنا ۱۱/۵ ولوقا ۱۰/۳۸،۳۹)

۷۔ علمائے بنی اسرائیل فقیہوں اور فریسیوں کو بکثرت ناروا سخت القاب اور کلمات سے یاد کرنا جیسے

"اے سانپو اور سانپ کے بچو
۲۔ ریا کار فقیہو اور فریسیو!"
بُرے اور زنا کار لوگ"
(متی ۲۳/۳۳،۱۲)

پس یسوع مسیح کے متعلق یہ کہنا کہ وہ ہر قسم کے گناہوں سے پاک تھا۔ اس لئے گنہ گاروں کا کفّارہ وہی ہو سکتا ہے قطعاً غلط ہے۔

(۱۶)

اللہ تعالیٰ کا جو قانون ہمیں اس دنیا میں جاری و ساری نظر آتا ہے۔ اور جسے عام الفاظ میں قانونِ قدرت کہتے ہیں اس میں ہمیں عام طور پر نظر آتا ہے کہ اعلیٰ کے لئے ادنیٰ قربان کیا جاتا ہے۔ گائے۔ بھیڑ۔ بکری۔ پرندے۔ درخت۔ پتھر وغیرہ سب انسانوں کے لئے قربان ہوتے ہیں اور اس کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ انسانوں میں بھی ادنیٰ اعلیٰ کے لئے قربان کیا جاتا اور قربان ہوتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے چند ساتھیوں کو کا ایمان زادوں کے لئے ہزاروں ہزار بے ایمان اور کافر ہلاک کئے گئے۔ حضرت ہودؑ اور صالحؑ علیہما السلام اور ان کے ساتھ ایک فدا ایمان لانے والے چند ہزار بنی اسرائیل کے لئے ظالم و جابر و مشرک و دعویدار خدائی۔ فرعون و فرعونیوں اور اس کے ہزاروں سپاہیوں کو ہلاک کیا گیا۔ حضرت لوط علیہ السلام اور آپ کے چند اہل بیت کے لئے ہزاروں ہزار بدمعاشوں کے شہروں کو تہ و بالا کر دیا۔ اور ان کی زمین میں بحیرہ مردار لوگوں کی عبرت کے لئے بنا دیا گیا۔

ہمیشہ سپاہی اپنے جرنیل کے حکم پر اپنے اہل ملک یا بادشاہ کے لئے قربان ہوتا ہے۔ اور جرنیلوں کو سب سے پہلے لڑائی کی آگ میں جھونکا نہیں جاتا۔ اگر کوئی بادشاہ سب سے پہلے اپنے جرنیلوں کو میدانِ جنگ میں بھیجدے تو اس کی شکست ہونے اور اس کے بیوقوف و نالائق ہونے اور پھر آخر آپ ہی مغلوب ہو کر ذلیل و تباہ ہو جانے کے اور کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو گا۔ عیسائیوں کے کفارہ کا بھی یہی حال ہے۔ کہ ہمیں آدم زادوں کے گناہوں کو معاف کرنے کے لئے خدا کے بیٹے کے پھانسی دیئے جانے کا ذکر کیا جاتا ہے۔ گویا اعلیٰ (خدا) کو ادنیٰ (بندوں) کے لئے ملعون کیا گیا ہے حالانکہ کروڑوں کروڑ بندے بھی اور دنیا و ما فیہا خدا کے ایک بیٹے کے ہم پلہ نہیں ہو سکتے۔

پس عیسائیوں کا مزعومہ کفارہ خدا تعالیٰ کے مشہود و محسوس قانونِ قدرت کے بھی خلاف اور سراسر غلط ہے۔ نیز ایسے خدا سے کسی خیر کی امید ہو سکتی ہے۔ جو بندوں کے گناہوں سے جھنجھلا کر اپنے ہی بیٹے کو مارنا شروع کر دیتا ہے۔

اس جگہ عیسائی یسوع کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں کہ

"اچھا گڈریا اپنی بھیڑوں کے
لئے جان دیتا ہے"

اسی لئے یسوع مسیح نے ہمارے لئے جان دے دی۔ لیکن اگر یہ بات سچ ہے تو بھیڑوں کا خدا حافظ۔ کیونکہ گڈریا نے ہی تو بھیڑوں کو بھیڑیوں اور دیگر درندوں سے بچانا تھا۔ جب گڈریا ہی مغلوب ہو گیا اور مارا گیا تو بھیڑیوں کی تو مراد بر آئی کہ وہ ہر ایک بھیڑ کو چیر پھاڑ کر اپنی عید منالیں۔ کیونکہ بھیڑوں کے محافظ یہ تو انہوں نے پہلے ہاتھ صاف کر لئے۔ پھر کسی بھیڑ کی کیا مجال کہ وہ ان سے زندہ بچ سکے۔ پس نہ رہا گڈریا اور نہ اس کی بھیڑیں۔

یہی حال عیسائیوں کا ہوا نہ رہا ان کا یسوع مسیح اور نہ رہا کوئی عیسائی جو شیطان کی دست برد سے بچ کر گناہوں کے ارتکاب سے رک کر پاک ہو سکے۔ اگر یسوع مسیح کی بجائے شیطان پھانسی ملتا جو دنیا میں گناہ کا محرک ہے اور جس نے حوّا اور آدم سے بھی گناہ کروایا اور ان کے بیٹوں اور بیٹیوں کے پیچھے بھی پڑا ہوا ہے تو دنیا سے گناہ ختم ہو جاتا لیکن عیسائیوں کے گڈریا (یسوع مسیح) کے پھانسی مل جانے کے بعد تو شیطان کو کھلی چھٹی مل گئی کہ وہ عیسائیوں سے وہ قابلِ نفرت و مکروہ گناہ بھی کروائے۔ جن کی نظیر ابتدائے دنیا سے آج تک نہیں ملتی۔ عیسائیوں کی عملی حالت کو دیکھنے کے لئے یورپ و امریکہ کے کفارہ مسیح پر ایمان لانے والے عیسائیوں کا مشاہدہ کر لینا ہی کافی ہے۔ جہاں سؤر خوری اور شراب کا تو کیا ذکر FREE LOVE اور حلّت سدومی (لواطت) جیسے قابلِ نفرت قوانین نافذ ہیں۔ اور کفارہ کی حقیقت بھی کھل گئی۔ اور یہ کفارہ کسی کام نہ آیا۔

(۱۷)

گناہ بائیبل کی رو سے صرف آدم و حوا نے ہی از خود نہیں کیا تھا بلکہ ان کو شیطان نے دھوکا دے کر ممنوع درخت کا پھل کھلایا تھا۔

"آدم نے فریب نہیں کھایا
بلکہ عورت فریب کھا کر
گناہ میں پڑ گئی۔"
(خط اول پولوس بنام تیمتھیس ۲/۱۴)

پس دھوکہ دے کر گناہ کروانے والا شیطان تھا۔ اور وہی حقیقی گناہ گار اور لعین تھا عیسائیوں کے خیال میں آدم زادوں کے لئے تو یسوع مسیح کفارہ ہو گیا۔ لیکن شیطان جو اس جرم میں شریک تھا اس کے لئے بھی وہی سزا ہے جو دوسرے گناہ گاروں کے لئے۔ خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے تو کسی کو بخش نہیں سکتا۔ اور عدل کو پورا کرنا بھی اس کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کے نزدیک عدل اور رحم ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ اس لئے شیطان کی نجات کے لئے بھی کفارہ ہونا ضروری ہو گیا۔ ورنہ وہ ہمیشہ کے لئے ابدی جہنم میں رہے گا۔ اور اس سے اللہ تعالیٰ کے عدل پر بھی حرف آئے گا اور جانبداری بھی ثابت ہو گی۔ کہ بنی آدم کے لئے تو اپنے اکلوتے بیٹے کو یہودیوں سے مروا کر ان کو نجات دے دی لیکن شیاطین (علاوہ کرنتھیوں ۶/۳) اور دیگر بدروحوں (جو یسوع مسیح کے حواریوں نے کو چمٹی رہتی تھیں) کے لئے رحم و عدل کا تقاضا پورا کرنے کا اس نے کوئی سامان نہ کیا۔ اور اپنے آپ کو یا اپنے روح القدس کو پھانسی پر چڑھ کر مرنے کا منصوبہ نہ بنایا۔ تا وہ بھی خداوند خدا کے رحم و عدل سے حصہ پا جائے۔ اور پولوس وغیرہ کے ساتھ عیسائی بہشت میں داخل ہو جائے عیسائیوں کے خداوند خدا کے رحم و عدل کا تقاضا یہی ہے کہ شیاطین کو بھی اس سے حصہ ملے۔

یسوع مسیح تو بقول پولوس دوبارہ پھانسی مل نہیں سکتا۔ اس لئے شیاطین بقیہ دو خداؤں (خداوند خدا اور روح القدس) میں سے ایک کو مروا کر ہی نجات پا سکتے ہیں۔ لیکن اگر عیسائیوں کے خیال میں شیاطین کے لئے کسی فدیہ یا کفارہ کی ضرورت نہیں تو پھر آدم زادوں کے لئے بھی اس کی ضرورت نہ رہی۔

(۱۸)

عیسائیوں کے نزدیک خدا کے بیٹے یسوع مسیح کا اس دنیا میں ایک عورت کے ذریعہ آنا صرف اپنی جان دینے کے لئے تھا۔ تا وہ آدم زادوں کے لئے کفارہ ہو جائے۔ اس سے زیادہ اس جہاں میں اس کی پیدائش کا اور کوئی مقصد نہ تھا۔ اگر یہ بات سچ ہے تو اسے جس مرید نے پھانسی دینے کے لئے پکڑوایا اس نے نہایت اعلیٰ درجہ کا کام کیا۔ لہٰذا اسے یسوع مسیح کی طرف سے خوشنودی کا سرٹیفکیٹ ملنا چاہیئے تھا کیونکہ اس نے عیسائیوں کی نجات کا سامان بہت جلد اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ لیکن یسوع مسیح اپنے اسی شاگرد (یہودا اسکریوطی) کے متعلق اپنے بارہ حواریوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم
میں سے ایک مجھے پکڑوائے گا
وہ بہت ہی دلگیر ہوئے اور ہر
ایک اس سے کہنے لگا۔ اے
خداوند کیا میں ہوں! اس نے
جواب میں کہا جس نے میرے ساتھ
طباق میں ہاتھ ڈالا ہے۔ وہی مجھے
پکڑوائے گا۔ ابن آدم تو جیسا
اس کے حق میں لکھا ہے جاتا ہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن اس آدمی پر افسوس! جس کے وسیلہ سے ابن آدم پکڑوایا جاتا ہے۔ اگر وہ آدمی پیدا نہ ہوتا۔ تو اس کے لئے اچھا ہوتا۔"
(متی ۲۶/۲۱-۲۴)

نیز وہ یہودی برادران یسوع مسیح جنہوں نے اسے اللہ تعالیٰ پر کفر بکنے، گورنمنٹ کا باغی اور "یہودیوں کا بادشاہ" ہونے کا الزام لگا کر پھانسی پر مروایا۔ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا کام کرنے والے اور لوگوں کی نجات کا موجب بنے۔ ان کو تو سب سے پہلے انعام ملنا چاہیئے تھا۔ لیکن یسوع مسیح ان دونوں کی سزا کا موجب تھا۔ یہودا اسکریوطی ہم نوالہ و ہم پیالہ یسوع مسیح کو بھی سزا ملی اور ان یہودیوں کو بھی اپنی اس قدر تباہی و بربادی دیکھنی پڑی۔ کہ قتل و غارت ہونے کے بعد ان میں سے جو بچ رہے۔ وہ فلسطین سے ذلیل و خوار کر کے نکالے۔ اور سارے یورپ میں منتشر کئے گئے اور آج تک اپنی تباہی و بربادی و ذلت و خواری یسوع مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے والے عیسائیوں کے ہاتھوں سے ہی دیکھ رہے ہیں۔

خود انجیل کی رو سے جس دن یہ مزعومہ "کفارہ" صلیب پر چڑھایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے غضب کے آثار یروشلم میں نمودار ہوئے۔ آندھی آئی، زلزلہ آیا۔ قبریں اوپر نیچے ہو گئیں۔ اور مردے ان میں سے باہر نکل آئے۔ (متی باب ۲۷) پس اگر یسوع مسیح بھی صلیب پر چڑھ کر مرنے کے لئے اس دنیا میں آیا تھا تو اس کو صلیب پر چڑھوانے والے، صلیب دینے والے، صلیب پر لٹکتے دیکھنے والے سب کے سب نہایت مبارک ہونے چاہئیں تھے۔ حالانکہ یہ سب عیسائیوں کے نزدیک یسوع مسیح کے نزدیک اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں مورد قہر و غضب الٰہی ہوئے اور ان کے مورد قہر و غضب الٰہی ہونے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کفارہ کا عقیدہ بھی باطل ہے

—(۱۹)—

یسوع مسیح اگر دنیا میں صرف اس لئے آیا تھا کہ وہ کفارہ ہو جائے اور لوگوں کو شریعت پر عمل کر کے نیکوکار بننے کی ضرورت نہ رہے۔ اور شریعت (نیک و بد کی تمیز) نعوذ باللہ لعنت قرار دے دی جائے۔ تو اسے اپنے سہ سالہ عرصہ دعوت میں صرف اس بات پر زور دینا چاہیئے تھا کہ میں اسی دنیا میں گنہگاروں کا کفارہ ہونے کے لئے ہی آیا ہوں تم میرے کفارہ ہو جانے پر ایمان لے آؤ وبس۔
لیکن اس سہ سالہ عرصہ میں یسوع نے کوئی ایسا وعظ نہیں کیا بلکہ اپنے ان تمام وعظوں میں جو اس سہ سالہ عرصہ میں مختلف موقعوں پر دیئے نیک اعمال کرنے کی ہی تعلیم دی اور مدار نجات نیک اعمال کو ہی قرار دیا ہے۔ مثلاً کہا

اوّل۔ "اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمہیں معاف کرے گا۔ اور اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔"
(متی ۶/۱۴، ۱۵)

دوم۔ "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ دولت مند کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے۔ اور پھر تم سے کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ میں سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو۔" "شاگرد یہ سنکر بہت ہی حیران ہوئے اور بولے۔ پھر کون نجات پا سکتا ہے؟ یسوع نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا لیکن خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔"
(متی ۱۹/۲۳-۲۶)

سوم۔ "ایک شخص نے پاس سے آکر کہا اے استاد میں کونسی نیکی کروں تا کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں۔ اس نے اس سے کہا۔ تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے۔ نیک تو ایک ہی ہے۔ پر اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔ اس نے اس سے کہا کونسے حکموں پر؟ یسوع نے اسے کہا یہ کہ خون نہ کر زنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ اپنے باپ کی اور اپنی ماں کی عزت کر۔ اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔
اس نوجوان نے اس سے کہا۔ میں نے ان سب پر عمل کیا ہے۔ اب مجھ میں کس بات کی کمی ہے۔ یسوع نے کہا اگر تو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا اپنا مال و اسباب بیچ کر غریبوں کو دے۔ تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا۔ اور آکر میرے پیچھے ہو لے۔" (متی ۱۹/۱۶-۲۱)

چہارم: "مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں۔ کیونکہ وہ تسلی پائیں گے مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جو رحمدل ہیں کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا۔ مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب ستائے گئے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے"
(متی ۵/۳-۱۰)

پنجم "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑے گا اور یہی آدمیوں کو سکھلائے گا۔ وہ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائے گا۔ لیکن جو ان پر عمل کرے گا اور ان کی تعلیم دے گا۔ وہ آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلائے گا۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہ ہوگی۔ تو تم آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوگے"
(متی ۵/۱۷-۲۰)

ششم "میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہوگا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدر عدالت کی سزا کے لائق ہوگا۔ اور جو اس کو احمق کہے گا وہ آگ کے جہنم کا سزاوار ہوگا ... میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک تو کوڑی کوڑی ادا نہ کر دے گا وہاں سے ہرگز نہ چھوٹے گا۔" (متی ۵/۲۲-۲۶)

ہفتم "اگر تم اس کے معنی جانتے کہ میں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند[1] کرتا ہوں" تو بے قصوروں کو قصوروار نہ ٹھہراتے۔"
(متی ۱۲/۷)

ہشتم۔ "اگر تیرا بھائی گناہ کرے اسے ملامت کر۔ اگر توبہ کرے اسے معاف کر۔ اور اگر وہ ایک دن میں سات دفعہ تیرا گناہ کرے۔ اور ساتوں دفعہ تیرے پاس پھر آکر کہے کہ توبہ کرتا ہوں تو اسے معاف کر" (لوقا ۱۷/۳، ۴)

نہم۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ اس طرح ننانوے راستبازوں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے۔ ایک توبہ کرنے والے گنہگار کی بابت آسمان پر زیادہ خوشی ہوگی۔" (لوقا ۱۵/۷)

دہم۔ "جب تم دعا مانگو تو کہو کہ اے باپ تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہت آئے۔ ہماری روز کی روٹی ہر روز ہمیں دیا کر۔ اور ہمارے گناہوں کو معاف کر کیونکہ ہم بھی اپنے ہر قرضدار کو معاف کرتے ہیں۔ اور ہمیں آزمائش میں نہ لا۔" (لوقا ۱۱/۲-۴)

پس یسوع مسیح کے یہ ارشادات بھی کفارہ کے باطل ہونے پر صریح دلیل ہیں۔

—(۲۰)—

عقلمند عیسائیوں کا عملی نمونہ بھی کفارہ کی تردید کرتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر مجرم کو سزا دیتے ہیں اور مجرموں کو سزا دینے کے لئے ان کے ہر ملک اور عملداری میں باقاعدہ عدالتیں قائم ہیں۔ اب اگر ان کے یسوع مسیح کے کفارہ ہو جانے پر ایمان لانے کی وجہ سے سب گناہ معاف ہو چکے ہیں۔ تو سزا کیسی؟ کیونکہ سزا تو ان کے عقیدہ کے مطابق یسوع مسیح پا چکا۔ اور ان کے لئے جہنم میں جا چکا۔ پس عقلمند عیسائیوں کا کفارہ پر ایمان رکھنے والے عیسائیوں کو سزا دینا اس بات کی دلیل ہے کہ خود عیسائیوں کی فطرت صحیحہ اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ کفارہ باطل ہے۔ اور اس کو ایجاد کرنے والے نے اپنے گناہوں اور کمزوریوں کو لوگوں سے چھپانے کے لئے یا یسوع مسیح کی حقیقی تعلیم کو مسخ کرنے کے لئے یہ عقیدہ ایجاد کیا ہے۔ (باقی)

[1] صحیفہ ہوسیع ۶/۶، میکاہ ۶/۷، ۸ و متی ۹/۱۳ ۱۲/۷

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

— (مینیجر) —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ جزائر فیجی کا جلسہ سالانہ

• پیغام امام ایدہ اللہ • ایمان افروز تقاریر • دینی کتب کی نمائش
• اجتماعی عبادات • ذیلی تنظیموں کے اجلاس • پریس اور ریڈیو کے ذریعہ
اشاعت • انفاق فی سبیل اللہ کے روح پرور نظارے

مکرم مولوی دین محمد صاحب ایم اے امیر و مبلغ انچارج جزائر فیجی

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت ہائے احمدیہ جزائر فیجی کا دو روزہ نواں سالانہ جلسہ دینی ماحول، دعاؤں اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں فیجی کے دارالحکومت سوا (SUVA) میں مورخہ ۲۵-۲۶ دسمبر کو غیر معمولی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا جس میں فیجی کی تمام جماعتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ۸۰۰ احباب و خواتین نے شرکت کی۔ جلسہ کی خبریں، جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے ساتھ نمایاں طور پر مقامی اخبارات میں شائع ہوئیں اور ریڈیو سے نشر کی گئیں۔

جماعت کا یہ دو روزہ سالانہ جلسہ جماعت کی مرکزی "مسجد فضل عمر" میں منعقد ہوا جو پاکستانی روپیہ کے لحاظ سے پندرہ لاکھ روپیہ کے اندازاً خرچ سے پورے زور سے تعمیر ہو رہی ہے اور جس کا نصف حصہ سات لاکھ بیاسی ہزار روپے سے جماعت کے سالانہ جلسہ تک مکمل ہوا ہے۔

جلسہ کا افتتاح:

پہلے سے شائع شدہ پروگرام کے مطابق سالانہ جلسہ کا افتتاح حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث و نافلہ موعود ایدہ اللہ الودود کی طرف سے موصولہ کیبل گرام کے سنانے پر اجتماعی دعا کے ساتھ خاکسار نے کیا۔ افتتاح کے وقت حکومت فیجی کے جھنڈے کے ساتھ لوائے احمدیت بھی لہرایا گیا۔ اس خوشی کے موقع پر خاکسار کی ہدایت پر "اللہ اکبر" "اسلام زندہ باد" "خاتم الانبیاء زندہ باد" "احمدیت زندہ باد" اور دیگر جماعت احمدیہ کے عارفانہ نعرے برادرم مکرم سجاد احمد صاحب خالد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے با آواز بلند لگوائے جن کی آوازیں مسجد کی بالائی منزل پر لگائے گئے لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ شہر میں دور دور تک کرسمس کی آوازوں کے مقابلہ میں گونجتی رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا محبت بھرا پیغام:

حضور انور ایدہ اللہ الودود کی طرف سے از راہ احسان جماعت کے سالانہ جلسہ کے لئے ان الفاظ میں محبت بھرا کیبل گرام موصول ہوا:-

"May Allah bless your 9th annual convention. Seek his help through humble prayer, submission and prayers and set a high standard in the practical life. Hold fast to the rope of Allah and make your lives living proof of the teachings of Islam. My thoughts and prayer are always with you
your ever loving,
KHALIFATULMASIH."

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ آپ کے نویں سالانہ جلسہ کو بابرکت فرمائے۔ عاجزانہ دعاؤں سے عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اور پھر دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کو حاصل کرو۔ عملی زندگی میں کردار کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرو۔ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور اپنی زندگیوں کو اسلامی تعلیمات کا زندہ نمونہ بناؤ۔ میری توجہ اور دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں۔ آپ سے ہمیشہ کا پیار کرنے والا۔
خلیفۃ المسیح"

حضور انور کے غیر معمولی محبت بھرے پیغام سے تمام حاضرین بے حد متاثر ہوئے اور حضور انور کی لمبی اور بابرکت زندگی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ حضور انور کا مبارک پیغام موٹے حروف میں لکھوا کر سٹیج کے پاس جلسہ گاہ میں رکھوایا گیا تاکہ احباب ہمیشہ اسے پیش نظر رکھیں۔

ایمان افروز تقاریر:

پروگرام کے مطابق افتتاحی اجلاس تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "ہمارا بہشت ہمارا خدا" کے عنوان پر عارفانہ تقریر کی جس سے ہر شخص کے دل میں خدا تعالیٰ کی سچی محبت و عشق کے لئے تڑپ پیدا ہوئی جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں "ہمارا بہشت" ہے۔ ازاں بعد حاجی محمد حنیف صاحب وکیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لٹوکہ، خان محبوب یوسف خان صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فیجی و لوکل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناندی، مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب آف لٹوکا علی الترتیب "الخیر کلہ فی القرآن" "سیدنا حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء عظام" "برکات خلافت" اور "صداقت احمدیت" کے عنوانات پر ایمان افروز تقاریر کیں۔

ذیلی تنظیموں کے اجلاس:

پروگرام کے مطابق بارہ بجے سے ایک بجے بعد دوپہر تک مجالس خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے الگ الگ اجلاس منعقد ہوئے جن میں ان تنظیموں میں شامل تمام احباب و خواتین کو ان کی تعلیمی، تربیتی و تبلیغی ذمہ داریوں کی طرف عہدیداران نے مؤثر رنگ میں توجہ دلائی۔ ان تنظیموں کو فعال بنانے کے لئے تجاویز پر غور کیا گیا۔ جن کے تحت یوم میلاد النبی کے موقعہ پر ۱۳ فروری کو "مسجد محمود" بارہ میں فیجی کے تمام خدام کا اجتماع منعقد ہونے کا فیصلہ کیا گیا۔ خدام کے اجلاس میں مکرم سجاد احمد صاحب خالد اور انصار اللہ کے اجلاس میں خاکسار نے ضروری ہدایات دیں۔

اجلاس دوم:

اجتماعی کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد ڈیڑھ بجے بعد دوپہر مکرم محمد فاروق جان صاحب کی تلاوت اور مکرم بشیر احمد صاحب آف مارو کی نظم کے بعد "کسر صلیب" "اکناف عالم میں احمدیت کی ترقی و اشاعت" "ہماری ذمہ داریاں" "حج میں احمدیت" "فیجی میں احمدیت" کے عنوانات پر مکرم محمد شمس الدین صاحب وکیل پریذیڈنٹ نسوا، مکرم حاجی جمال الدین صاحب، محمد حنیف کریا صاحب انسپکٹر پولیس آف لمباسہ، مکرم محمد یٰسین خان صاحب اور مولوی محمد قاسم صاحب آف مارو نے پوری تیاری سے ایمان افروز تقاریر کیں۔

انفاق فی سبیل اللہ کے روح پرور نظارے:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوں تو سارا سال احباب مصالح اشاعت اسلام کے لئے ماہ بماہ چندے دیتے رہتے ہیں۔ مگر جلسہ سالانہ کی برکات میں ایک پیاری برکت انفاق کی بھی دیکھنے میں آتی ہے۔ جلسہ کے دوران مکرم خیر اللہ خان صاحب نے اپنے والد مرحوم محمد صدیق خان صاحب اور مکرم عبدالحق صاحب نے اپنے والد مرحوم محمد اسماعیل صاحب ٹیلر ماسٹر آف لٹوکا کی وفات کے متعلق ایک ایک ہزار فیجین ڈالر کی ادائیگی کا کمال خوشی سے پیش کر رکھا ہے۔ ان کی اس قربانی پر تمام حاضرین جلسہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا بھی کی گئی۔ جلسہ کے موقع پر ان پرہ احباب کی مالی قربانیوں کو شامل کرتے ہوئے اور لنسروانگا کے مقام پر جماعت کی ساتویں نئی مسجد "بلال" کی تعمیر پر چار ہزار پچپن ڈالرز کی رقم کو شامل کرتے ہوئے دوران سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف آٹھ مہینوں کے اندر چھتیس ہزار پچپن ڈالرز کی وصولی ہو چکی ہے۔ جو پاکستانی سکہ کے لحاظ سے چار لاکھ روپے بنتے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک!

نماز تہجد، درس قرآن و حدیث و ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ:

جلسہ کے دوران رات کو احباب و خواتین نے احمدیہ اسلامک سنٹر میں قیام کیا اور نماز فجر سے قبل اجتماعی نماز تہجد ادا کی گئی۔ جس میں اکناف عالم میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی اور غلبہ کے لئے پرسوز دعائیں کی گئیں اور پروگرام کے مطابق نماز فجر کے بعد علی الترتیب قرآن کریم۔ حدیث رسولؐ اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس خاکسار نے اور ۔ مولوی سجاد احمد صاحب خالد اور سپرنٹنڈنٹ پولیس مکرم عبد اللطیف صاحب مقبول نے دیا۔ یہ پروگرام بھی تربیتی لحاظ سے نہایت درجہ مفید رہا۔

دوسرے روز کا اجلاس اول:

دوسرے روز کے اجلاس اول میں مکرم محمد اسماعیل صاحب METEOR سیکرٹری تبلیغ کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد علی صاحب مقبول ابن ممتاز علی مقبول بیرسٹر ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لمباسہ کی نظم کے بعد مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "غلبۂ اسلام" کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد سوالات و جوابات کے پروگرام میں احباب کے متعدد سوالات کے جوابات دیئے گئے

ایک سوال کے جواب میں خاکسار نے تفصیل سے بتایا کہ قرآن کریم میں کسی بھی مجدد کے آنے کا ذکر نہیں۔ البتہ قرآن کریم کی آیت استخلاف کے مطابق اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی طرح امت محمدیہ میں خاتم الخلفاء ہیں جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت موسویہ میں خاتم الخلفاء تھے۔ جیسے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی بعثت کے مطابق امت موسویہ میں کوئی مجدد نہیں اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد بھی کوئی مجدد نہیں۔ آیت استخلاف میں "کما" کے لفظ سے اللہ تعالیٰ نے امت موسویہ اور امت محمدیہ کی مماثلت اور مشابہت کو بیان فرمایا ہے۔ یعنی دونوں سلسلوں میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ اسی لحاظ سے جس طرح امت موسویہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی اور مجدد نہیں اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب لیکچر سیالکوٹ ص۶ میں صاف طور پر فرمایا ہے کہ آپ مجدد صدی بھی ہیں اور مجدد الف آخر بھی یعنی آپ ایک ہزار سال کے لئے بھی مجدد ہیں۔ اب قیامت تک کی جو صدیاں ہیں ان پر بھی آپ ہی کی تجدید دین اور اشاعت اسلام کا کام پھیلا ہوا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کی وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت ص۶ کے مطابق آپ کی خلافت کا سلسلہ منقطع ہوئے بغیر تا قیامت دائم اور ہمیشہ کے لئے ہے اور ان خلفاء کی موجودگی میں کسی اور مجدد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ اب تمام دنیا کے احمدی مسلمانوں کو ایک ہی ہاتھ پر جمع رکھتے ہوئے تمام بنی نوع انسان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک جھنڈے تلے ملت واحدہ بنا کر بہشتی نظام میں داخل کیا جائیگا۔ انشاء اللہ و باللہ التوفیق۔

سالانہ رپورٹ و اختتامی اجلاس

پروگرام کے مطابق اختتامی اجلاس میں مکرم محبوب یوسف خان صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فیجی نے سالانہ رپورٹ پیش کی جس میں تفصیل سے جماعت کی تعلیم، تربیت، تبلیغ اور وصولی چندہ جات کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہر پہلو میں ترقی کر رہی ہے۔ دوران سال چالیس بیعتیں ہوئیں مقامی فیجین لوگوں میں احمدیت کا نفوذ ہو رہا ہے۔ ماہانہ رسالہ "Muslim Sunrise" کا دوبارہ اجراء ہوا۔ مقامی اخبارات میں کفن مسیح اور حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر ۲۳ مضامین و خطوط شائع ہوئے۔ ریڈیو پر دوران سال پندرہ تقاریر کے ذریعہ احمدیت کا علم کلام نہایت مؤثر رنگ میں پہنچایا گیا۔

تمام جماعتوں میں درس قرآن اور تربیتی جلسوں میں پہلے سے بڑھ کر احباب و خواتین شامل ہو کر دینی معلومات حاصل کرتے رہے۔ صرف آٹھ ماہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتیس ہزار پچپن ڈالرز کی وصولی ہوئی۔ لنسروانگا کے مقام پر ساتویں مسجد چار ہزار ڈالرز کے خرچ سے مکمل ہوئی جس کا افتتاح مورخہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو اجلاس عام کی صورت میں دعاؤں سے کیا گیا حضور انور نے اس مسجد کا نام "مسجد بلال" رکھا اور مبارک پیغام میں فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کے اس گھر
سے ہمیشہ پیار کریں اور
آباد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ
آپ کو اور آئندہ آنے
والی نسلوں کو بھی اس گھر
میں مقبول دعاؤں کی
توفیق عطا فرماتا رہے
آمین!"

سالانہ رپورٹ میں فیجی کے دارالحکومت میں زیر تعمیر "مسجد فضل عمر" کا بھی خصوصیت سے ذکر کیا گیا جس کی عمارت کا نصف حصہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو گیا ہے۔ باقی نصف بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ڈیڑھ سال کے عرصہ میں مکمل ہو جائیگا انشاء اللہ۔ و باللہ التوفیق!

احمدیہ کیلنڈر کی اشاعت:

امسال جلسہ سالانہ سے قبل ایک ہزار کی تعداد میں احمدیہ مسلم کیلنڈر شائع کر کے جلسہ کے موقعہ پر احباب میں تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا یہ کیلنڈر اس قدر مقبول ہو چکا ہے کہ پاکستانی روپے کے لحاظ سے کم از کم پانچ روپے فی کیلنڈر اور بعض مواقع پر ہندو، سکھ، عیسائی غیر مبائعین اور دیگر مسلمانوں میں ایک ایک کیلنڈر پاکستانی روپے کے لحاظ سے دس روپے، بیس روپے تیس روپے حتیٰ کہ پچاس روپے میں بھی فروخت کیا گیا۔ اس کیلنڈر میں کلمہ طیبہ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی تصاویر نمایاں طور پر شائع کرنے کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عدیم المثال مقام از حضرت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بین الاقوامی احمدیہ لندن کانفرنس میں حضور انور۔۔ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی تقریر کے اقتباسات کو بھی شائع کیا گیا ہے اس کیلنڈر میں رمضان کا پہلا دن، عیدین کی تاریخیں بھی درج ہیں جن کی وجہ سے ہمارا کیلنڈر عام مسلمانوں میں بھی بہت مقبول ہے اور کیلنڈر کے مطابق ہی پہلا رمضان کا روزہ اور عیدین منائی جاتی ہیں۔ جماعت کے اس کیلنڈر کا گھروں میں رکھے جانے سے تبلیغ حق کا بھی ایک مفید کام سرانجام دیا جاتا ہے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات:

جلسہ سالانہ سے قبل مجلس عاملہ کے مشورہ سے ربوہ و قادیان کے سالانہ جلسوں کی طرح مختلف شعبہ جات کے لئے احباب و خواتین کی ڈیوٹیاں مقرر کی گئیں۔ انتظام لنگر خانہ کی ذمہ داری محترم صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جمیل النساء خاتون کی سرکردگی میں جنرل سیکرٹری لجنہ مسز تاج النساء مسز جمیلہ خاتون و ممبرات لجنہ۔ مکرم زعام الدین صاحب قائد خدام الاحمدیہ سُوا۔ فاروق جان۔ اور محمد یٰسین خان اور مکرم محمد یعقوب خان صاحب کے سپرد کی گئی۔ مہمان نوازی کا شعبہ مکرم محمد شمس الدین صاحب لوکل پریذیڈنٹ کی سرکردگی میں قائد خدام الاحمدیہ اور ان کے خدام کے سپرد کیا گیا۔ منتظم سپلائی مکرم محمد اسماعیل صاحب مرکزی سیکرٹری مال کو مقرر کیا گیا۔ منتظم قیام گاہ اور افسر حفاظت مکرم عبد اللطیف صاحب مقبول سپرنٹنڈنٹ پولیس کو مقرر کیا گیا۔ پبلسٹی کا شعبہ مکرم محمد اسماعیل صاحب METEOR سیکرٹری تبلیغ کے سپرد کیا گیا۔

جلسہ گاہ اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام مکرم زعام الدین صاحب قائد خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا۔ ان تمام احباب و خواتین نے جلسہ سالانہ کے ایام میں نہایت اخلاص سے دن رات خدمات سرانجام دیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء!

○

درخواست دعا

مکرم محمد دین صاحب بٹ کنڈیارو ضلع نوابشاہ ان دنوں عارضہ سرطان بیمار ہیں اور ان دنوں کمزور ہیں۔ اسی طرح عزیزم لیاقت صاحب جو نو ماہ کے ہیں ان دنوں بیمار ہیں۔ احباب دونوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

منظفر حسین عباسی نوابشاہ

○

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۸۴۴

مَیں سیّد ذوالقرنین مبشر ولد سیّد سعید احمد صاحب قوم سیّد پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن واربرٹن ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰-۹-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ گھڑی قیمتی -/۱۵۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ سیّد ذوالقرنین مبشر ولد سیّد سعید احمد صاحب منڈی واربرٹن ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد۔ چوہدری سردار احمد ولد کرم الٰہی صاحب مرحوم منڈی واربرٹن ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد۔ سیّد سعید احمد ولد سیّد لعل شاہ صاحب منڈی واربرٹن ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۳۸۴۸

مَیں ثریّا نزہت زوجہ چوہدری شریف احمد صاحب بھٹی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳-۲-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی۔ چوڑیاں ۵ تولہ۔ گلوبند ۲ تولہ ۶ ماشہ۔ کانٹے ۴ ماشہ مالیتی اندازاً -/۵۶۰۰ روپے
۲۔ حق مہر وصول شدہ -/۳۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامتہ۔ ثریا نزہت زوجہ شریف احمد صاحب بھٹی ۱۴/۷ دارالرحمت غربی ربوہ۔
گواہ شد۔ شریف احمد بھٹی (خاوند موصیہ) وصیت ۱۸۸۵۳ دارالرحمت غربی ربوہ۔
گواہ شد۔ میاں محمد یوسف ولد نبی بخش صاحب (والد موصیہ) دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۸۵۷

مَیں نیاز احمد خان ولد شیر محمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۸۳ سال۔ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن چک ۸۸ ج ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۸-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ زرعی اراضی دو ایکڑ واقع چک ۸۸ ج ب -/۱۲۰۰۰ روپیہ

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ (۱) -/۲۵۰ سالانہ بصورت زرعی اراضی (۱/۱۶) (۲) -/۷۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ نیاز احمد خان چک ۸۸ ج ب سیانہ۔ فیصل آباد۔
گواہ شد۔ محمد صادق خان وصیت ۱۹۱۳۳
گواہ شد۔ عبدالسلام باڈی گارڈ حضرت اقدس وصیت ۱۲۵۰۳

مسل نمبر ۲۳۸۸۴

میں فضل بی بی زوجہ کریم بخش صاحب قوم بڈائیں پیشہ خانہ داری عمر ۸۴ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن ۹۶ گ۔ب۔ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰-۸-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نو کنال زرعی اراضی (از ترکہ خاوند) واقع ۹۶ گ۔ب۔ قیمت -/۸۰۰۰ روپے
۲۔ ڈنڈیاں چاندی وزن قریباً ایک تولہ قیمت -/۱۶ روپے۔
۳۔ حق مہر -/۳۲ روپے
-/۸۰۴۸ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی اراضی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامتہ۔ فضل بی بی زوجہ کریم بخش ۹۶ گ۔ب P.O خاص۔ فیصل آباد۔
گواہ شد۔ بشیر احمد۔ صدر جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ۔ب۔ فیصل آباد۔
گواہ شد۔ عبدالستار ولد کریم بخش صاحب چک ۹۶ گ۔ب۔ فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۳۹۲۱

میں غلام علی قریشی ولد جھنڈا قریشی صاحب قوم قریشی عمر ۹۰ سال بیعت ۱۹۳۸ء ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۷-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۱ ۱/۲ کنال تقریباً مالیت -/۱۵۰۰ روپے
۲۔ نقدی -/۳۵۰۰ ″
۳۔ ایک عدد مکان -/۱۰۰۰ ″

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی اراضی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ غلام علی قریشی۔ داتا زید کا سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ رشید احمد ولد ماسٹر لعل دین صاحب۔ داتا زید کا سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ چوہدری بشیر احمد صدر جماعت احمدیہ داتا زید کا سیالکوٹ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کیجئے اور دعا فرمائیے
مقبول پیپر مارٹ گپت روڈ لاہور۔ فون نمبر ۶۳۸۴۹
گھر:۔ ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون نمبر ۶۲۵۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ کے شعبۂ تعلیم کی پہلی سہ ماہی کا ایک جائزہ

نئے سال کے پہلے تین ماہ کے کام کا جائزہ لینے سے مندرجہ ذیل امور سامنے آئے ہیں:-

۱ - بہت کم لجنات کی طرف سے تین ماہ کی رپورٹ ملی ہے۔ بعض لجنات کی طرف سے دو دو ماہ کی رپورٹ بھی آئی ہے۔ بہت سی ایسی لجنات ہیں جن کی طرف سے اب تک صرف ایک رپورٹ آئی ہے مگر اکثریت ایسی لجنات کی ہے جن کی طرف کوئی رپورٹ ہی نہیں آئی۔ اس کمی کو پورا کیجئے۔

۲ - بعض لجنات نے دو یا تین ماہ کی ایک ہی رپورٹ ارسال کی ہے۔ یہ طریق درست نہیں براہِ مہربانی ہر ماہ کام کی اطلاع بھجوایا کریں۔

۳ - اس سہ ماہی کے کام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر صدر اور سیکرٹریان نے نئے لائحہ عمل یعنی ۱۹۷۸ء-۱۹۷۹ء کے نصاب کے مطابق کام شروع نہیں کیا بلکہ پرانے نصاب کے مطابق ہی رپورٹ ارسال کی ہے۔ اس نقص کو فوری طور پر درست کیا جائے۔

۴ - بعض لجنات کے پاس پرانے رپورٹ فارم پڑے ہیں وہ انہی کو پُر کر کے بھجوا رہی ہیں مثلاً سکھر کی صدر صاحبہ نے ۱۹۷۵ء-۱۹۷۶ء کے رپورٹ فارم نومبر دسمبر ۱۹۷۸ء-۱۹۷۹ء کے کام کی رپورٹ کے سلسلہ میں ارسال کئے ہیں۔ اس قسم کی غلطی نہیں ہونی چاہیئے۔

۵ - کئی ایک لجنات نے لجنہ اماء اللہ کے شعبہ تعلیم میں ناصرات کے کام کی رپورٹ درج کی ہے جبکہ ناصرات کا شعبہ بالکل الگ ہے۔ اس قسم کی رپورٹ کے نمبر نہیں ملیں گے۔

۶ - شعبہ تعلیم اور شعبہ تربیت دونوں الگ الگ شعبہ جات ہیں اور ان کے نصاب بھی مختلف ہیں مگر کئی ایک لجنات ان کو ایک ہی شعبہ سمجھ کر ملی جلی رپورٹ ارسال کر دیتی ہیں۔ اس غلطی کی بھی اصلاح کی جائے۔

۷ - نصاب کی تمام شقوں کو اچھی طرح پڑھ کر کام کروایا جائے اور پھر ہر شق کا رپورٹ میں ذکر کیا جائے۔ صرف ایک یا دو شقوں کا ذکر کر دینا کافی نہیں۔ نیز ایک لجنہ (سرگودہا) کی طرف سے صرف اتنی رپورٹ دے دینا کہ ۹۰ فیصد عورتیں قرآن کریم کا ترجمہ دیکھ کر پڑھ سکتی ہیں اس کے لئے قابلِ فخر نہیں جب تک کہ وہ ترجمہ یاد کروانے کی مہم کا آغاز نہ کریں۔

۸ - دیہاتی لجنات کا نصابِ تعلیم لائحہ عمل کے صفحہ ۳ اور ۴ پہ درج ہے اس کے مطابق کام کریں اور رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

کراچی میں

مکان باقبضہ برائے فوری فروخت

سنٹرل کمرشل ایریا P.E.C.H سوسائٹی میں ایک دو منزلہ مکان جس کے گراؤنڈ فلور میں تین دکانیں ہیں پہلی منزل جس میں تین کمرے۔ اٹیچ غسل خانہ صحن، سٹور، باورچی خانہ ہے خالی برائے فوری قبضہ۔ دوسری منزل تین کمرے، ملحقہ غسل خانہ۔ باورچی خانہ ہے کرایہ پر ہے۔ مکان میں بجلی گیس کے دو میٹر۔ فلش، پانی کی موٹر وغیرہ سب سہولتیں ہیں۔ مکان کا لاہور میں سکنی جائیداد سے تبادلہ بھی ہوسکتا ہے۔

رابطہ کے لئے میرے کراچی کے نمائندہ مرزا نثار احمد صاحب F-56/1 مارٹن روڈ کوارٹرز نزد جہانگیر روڈ کراچی۔ فون نمبر (دفتری اوقات میں) 51678 Ext 307

گھر میں 410565

(شیخ ذکاء اللہ مسلم روڈ شیخ مارکیٹ سمن آباد۔ لاہور)

شکریۂ احباب

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ)

والد محترم حافظ محمد عبداللہ صاحبؓ معلم اصلاح و ارشاد کی وفات پر احبابِ جماعت کی طرف سے کثیر تعداد میں تعزیتی خطوط خاکسار کو موصول ہوئے ہیں۔ اسی طرح کثرت سے احباب نے خاکسار کے مکان پر تشریف لاکر ہماری دلجوئی فرمائی۔ یہ سب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت اور احسان ہے کہ آپ نے ہم کو ایک ایسے رشتۂ محبت میں پرو دیا ہے کہ ہم میں سے ایک کا دکھ سب کا دکھ اور ہم میں سے ایک کی خوشی سب کی خوشی ہوتی ہے۔ ہمارے لئے والد محترم کی جدائی طبعی طور پر حزن کا باعث ہے لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہیں۔

میں تمام تعزیت کرنے والے احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جن دوستوں نے تعزیتی خط لکھے ہیں ان کا جواب دینے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن سب خطوط کا جواب دینا مشکل ہے اس لئے بذریعہ الفضل سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کو جنت میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے اور فضلوں سے نوازے۔ آمین

اطلاع

جائیداد کی خرید و فروخت میں کئی قسم کے فراڈ اور دھوکے ہوتے ہیں اُن سے بچنے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔

فیصل آباد اسٹیٹ ایجنسی

سمن آباد (بالمقابل حبیب بنک لمیٹڈ)

فیصل آباد

— فون نمبر —

دفتر ۲۵۶۲۳ دفتری اوقات میں

گھر ۲۸۳۶۲ دفتری اوقات کے علاوہ

مشیرِ قانونی۔ محمود احمد قمر ایڈووکیٹ

پیشگوئی لیکھرام

(بقیہ صفحہ ۶)

اس کی بدقسمت بیوی سسرال کی لعن طعن کے نتیجہ میں مرض ٹی بی میں مبتلا رہ کر ۳ جولائی ۱۹۰۲ء کو جالندھر میں فوت ہوگئی گویا اس کے خاندان کا کوئی بھی فرد باقی نہ رہا۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا۔ (القرآن)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲